جُز پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ: ۱۸جون ۲۰۱۳ء

سنت اللہ

ذات باری تعالیٰ کے مقدس افعال، مقدرات اور اظہار سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات

۱۰۱۔ ’’یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے کہ عظیم الشان مُصلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں‘‘ (روحانی خزائن جلد۱۷۔ ص۵۴)

۱۰۲۔ ’’سنت اللہ یہی ہے کہ وہ ہزاروں نکتہ چینیوں کا ایک ہی جواب دے دیتا ہے یعنی تائیدی نشانوں سے مقرب ہونا ثابت کر دیتا ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد۱۷۔ ص۴۵۱)

۱۰۳۔ ’’خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا اور اُسکی سنت ہے کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا‘‘ (روحانی خزائن جلد۱۸۔ ص۲۸۶)

۱۰۴۔ ’’یہ سنت اللہ ہے کہ جس گاؤں یا شہر میں خدا کا کوئی فرستادہ نازل ہو تو وہ گاؤں یا شہر نہ طاعون سے تباہ اور ہلاک ہوتا ہے اور نہ کسی اور وبا سے اور نہ کسی آتش فشاں پہاڑ سے ہلاک کیا جاتا ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد۱۸۔ ص۳۹۵)

۱۰۵۔ ’’یہی سنت اللہ ہے کہ جو جو علامتیں پیشگوئیوں میں کسی آنیوالے نبی کے بارہ میں لکھی جاتی ہیں وہ تمام باتیں اپنے ظاہری الفاظ کے ساتھ ہرگز پوری نہیں ہوتیں۔ بعض جگہ استعارات ہوتے ہیں۔ بعض جگہ خود اپنی سمجھ میں فرق پڑ جاتا ہے اور بعض جگہ پرانی باتوں میں کچھ تحریف ہو جاتی ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد۲۲۔ ص۲۱۶۔۲۱۷)

۱۰۶۔ ’’صادقوں کے ساتھ قدیم سے اُس کی یہی سنت ہے کہ وہ اُنکو ضائع نہیں کرتا۔ اگرچہ لوگ صادق کے درمیانی زمانہ میں اپنی ناسمجھی سے اُس پر اعتراض کریں اور اُسکی نسبت کئی نکتہ چینیاں کریں مگر آخر کار صادق کا بری ہونا خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے‘‘ (روحانی خزائن جلد۲۲۔ ص۵۸۶)

۱۰۷۔ ’’ترجمہ از عربی: ’’اللہ تعالیٰ کی سنتوں میں یہ بات ہے کہ وہ بعض اسرار کو لوگوں کی نظر سے پوشیدہ کر دیتا ہے تا کہ وہ جان لیں کہ اُن کا علم ناقص ہے اور تا کہ وہ لوگوں کو آزمائے اور دکھاوے کہ مومن کون ہیں اور مجرم کون‘‘ (روحانی خزائن جلد۲۲۔ ص۶۶۸)

۱۰۸۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون اور مُستحکم اُصول ہے اور اگر مسلمان صرف قیل وقال اور باتوں سے مقابلہ میں کامیابی اور فتح پانا چاہیں تو یہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ لاف وگزاف اور لفظوں کو نہیں چاہتا۔ وہ تو حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا
ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۔ النحل ۱۲۹‘‘ (ملفوظات جلد۱۔ ص۳۸۔۳۹)

۱۰۹۔ ’’یہ سنت اللہ ہے کہ کوئی کام خدا تعالیٰ بغیر اسباب کے نہیں کرتا۔ ہاں یہ امر جدا ہے کہ وہ اسباب ہم کو دکھائی دیں یا نہ۔ لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے انوار اُترتے ہیں جو زمین پر پہنچ کر اسباب کی صورت اختیار کر لیتے ہیں‘‘
(ملفوظات جلد۱۔ ص۶۱)

۱۱۰۔ ’’یہ ایک عادۃ اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے اُس کی مخالف جانب سے وہ دور ہوتا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر ہواوہوس نفسانی کا بندہ ہوتا ہے تو خدا اُس سے دور ہوتا جاتا ہے اور جوں جوں ادھر تعلقات بڑھتے ہیں اُدھر کم ہوتے ہیں‘‘
(ملفوظات جلد۱۔ ص۹۱)

۱۱۱۔ ’’جس طرح سے بہشت، دوزخ، انبیاء اور کتابوں وغیرہ پر ایمان لانے کا حکم ہے ویسا ہی اُس ساعت پر ایمان لانا لازم ہے جب کہ نفخ صور ہو کر سب نیست و نابود ہو جائیں گے۔ یہ سنت اللہ اور عادت اللہ ہے‘‘ (ملفوظات جلد۱۔ ص۱۵۹)

۱۱۲۔ ’’سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوئی۔ جو سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوگا اس میں بھی تدریجی ترقی کا قانون کام کرتا ہوگا‘‘ (ملفوظات جلد۱۔ ص۳۵۰)

۱۱۳۔ ’’عادت اللہ ہمیشہ یوں ہی ہے کہ جب تکذیب شدت سے ہوتی ہے تو غیرت الٰہی اُسی قدر نصرت کیلئے جوش مارتی ہے‘‘ (ملفوظات جلد۱۔ ص۳۶۳)

۱۱۴۔ ’’قانون الٰہی یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت اٹھ جاتی ہے اور دلوں میں رقت اور روح میں گدازش نہیں رہتی اس وقت منذر نشان پیدا ہوتے ہیں‘‘ (ملفوظات جلد۱۔ ص۳۷۸۔۳۷۹)

۱۱۵۔ ’’خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ راست بازوں کے مخالفوں کی عمریں بھی اُن کے کارخانہ کی رونق کیلئے لمبی کر دیتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد۱۔ ص۳۸۴)

۱۱۶۔ ’’سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر شخص جو خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے اس کے لئے امتحان ضروری رکھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَحسب الناس ان یترکوا ان یقولو آمنا وھم لا یفتنون۔ العنکبوت ۳ امتحان خدا کی عادت ہے‘‘ (ملفوظات جلد۱۔ ص۴۱۲)

۱۱۷۔ ’’یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اِس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اسکے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد۱۔ ص۴۱۶)

۱۱۸۔ ’’اللہ تعالیٰ کی عادت اسی طرح پر ہے کہ انجام خدا کے بندوں کا ہی ہوتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد۱۔ ص۴۲۸)

۱۱۹۔ ''یہ سنت اللہ ٹھہری ہوئی ہے جب سے نبوت کی بنیاد ڈالی گئی ہے خدا تعالیٰ نے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے کہ جب وہ کسی قوم کو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیتا ہے تو بعض اُسکی تعمیل کرنے اور بعض خلاف ورزی کرنے والے ضرور ہوتے ہیں پس بعض منعم علیہم، بعض مغضوب اور بعض ضالین ضرور ہوں گے'' (ملفوظات جلد۱۔ ص۴۷۶)

۱۲۰۔ ''خدا تعالیٰ نے یہ قانون رکھا ہوا ہے کہ وہ شریروں اور سرکشوں کو جو اُسکے حدود اور اوامر کی پرواہ نہیں کرتے سزا دیتا ہے تا کہ حد سے نہ بڑھ جائیں جنھوں نے حد سے بڑھنا چاہا خدا نے وہیں اُنہیں تنبیہ کی اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سزا اور تنبیہ اُس شخص کیلئے بھی جسے دی جاتی ہے اور دوسروں کے واسطے بھی جو عبرت کی نگاہ سے اُسے دیکھتے ہیں بطور رحمت ہے۔ کیونکہ اگر سزا نہ دی جائے تو امن اٹھ جاتا اور انجام کار نتیجہ بہت ہی بُرا ہوتا'' (ملفوظات جلد۲۔ ص۱۸)

۱۲۱۔ ''سنت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جو مامور خدا کی طرف سے آتے ہیں اُن کے ساتھ ابتلاء ضرور ہوتے ہیں'' (ملفوظات جلد۲۔ ص۵۳)

۱۲۲۔ ''عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب بگاڑ حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اصلاح کیلئے کسی کو پیدا کر دیتا ہے'' (ملفوظات جلد۲۔ ص۶۶)

۱۲۳۔ ''یہ سنت اللہ ہے کہ نشانوں سے صادق شناخت کیا جاتا ہے'' (ملفوظات جلد۲۔ ص۶۷)

۱۲۴۔ ''یہ ایک عادت اللہ اور قدیم سے اسی طرح پر چلی آتی ہے اور اس میں کوئی تغیر تبدّل نہیں ہوسکتا ہے کہ انسانی فعل پر خدا کی طرف سے ایک فعل سرزد ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جیسے یہ نظام ظاہری ہے اندرونی انتظام میں بھی یہی قانون ہے۔ جو شخص صاف دل ہو کر تلاش حق کرتا ہے اور اگر کچھ نہیں تو کم از کم سلب عقائد ہی کی حالت میں آتا ہے تو وہ سچائی کو ضرور پالیتا ہے'' (ملفوظات جلد۲۔ ص۷۷۔۷۸)

۱۲۵۔ ''اللہ تعالیٰ اپنے راست باز بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اُن کی مدد کرتا ہے لیکن ہاں یہ سنت اللہ ہے کہ وہ صبر سے کام لیتا ہے'' (ملفوظات جلد۲۔ ص۱۷۶)

۱۲۶۔ ''سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اُسکے لئے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں'' (ملفوظات جلد۱۔ ص۱۹۵)

۱۲۷۔ ''اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ ہمیشہ اُس کا عتاب ان لوگوں پر ہوتا ہے جن پر اُسکے فضل اور عطایات بے شمار ہوں اور جنہیں وہ اپنے نشانات دکھا چکا ہوتا ہے۔ وہ اُن لوگوں کی طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتا کہ اُنہیں عتاب یا خطاب یا ملامت کرے جن کے خلاف اُس کا آخری فیصلہ نافذ ہونا ہوتا ہے'' (ملفوظات جلد۲۔ ۲۱۲)